آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | سر ایجہان منتظر خوش باش کامد لستان

نمبر ۳۴ — ۳ رجب ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق اگست ۱۹۰۶ع — نمبر ۳۳

سلسلۂ القدیم جلد ۵ | سلسلۂ الجدید جلد ۲

گرچہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ ... للعہ

معاونین درجہ اول جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے ... للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرینگے انسے بحساب مابعد لیجاویگی

نمونہ کے پرچہ کیواسطے ٹکٹ آنا چاہیے

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے

جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیے۔

لوکل ... عا افریقہ ... صہ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دین آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات و ہمہ حق اندر راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ ایمان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفٰے ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شد
ہر ثبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
آں نہ از خود ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکراں مستحق لعنت است
منکراں مردود لعن خدا ست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از شقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ہے آمین۔ اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور ان کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۳ ۔ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

۱۲ ۔ اگست ۱۹۰۶ء ۔ ا ۔ شب گذشتہ کو مین نے خواب مین دیکھا کہ اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین اُن سے پُر ہے اور ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر مین کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے اُن مین سے پرواز بھی کر رہے ہین جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہین مگر نامراد رہے اور مین اپنے لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کرین گے اور وہ آیت یہ ہے :۔

" واذا بطشتم بطشتم جبارین "

پھر بعد اس کے آنکھ کھل گئی۔

(۲) الہام ہُوا

نُصِرتَ بالرعبِ قالوا لات حین مناص

ترجمہ ۔ رُعب کے ساتھ تیری نصرت کیگئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہین۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہُوا ۔

صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا

اخبار قادیان

حضرت اقدس مع بمعہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین

بارش خوب ہو رہی ہے

اس ہفتہ مین بابو نور الدین صاحب اور منشی جعفر علی صاحب امرتسر سے بابو غلام محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی وغیرہ احباب لاہور سے ملک مولا بخش صاحب بمعہ اہل بیت گوالی سے ملک سمند خان صاحب ملک کرم الٰہی صاحب بمعہ برادر خورد اہل بیت بھیرہ سے اور دیگر بہت سے دوست مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ۔ اگست شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ مین حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خط بنام شاہ مصر کا فوٹو درج کیا گیا ہے یہ اصلی خط ۱۸۵۸ء مین مصر کی ایک خانقاہ سے ملا تھا اور اب قسطنطنیہ مین محفوظ ہے۔

بخدمت حضرت مفتی صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ از راہ مہربانی رسالہ تعلیم الاسلام کے متعلق مندرجہ ذیل نوٹ اپنے اخبار مین درج فرما کر ممنون فرماوین

مجلس ناظم التعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ رسالہ تعلیم الاسلام صرف اُنہی لوگوں کے نام روانہ کیا جاوے ۔ جو پیشگی قیمت ادا کرین یا پہلا پرچہ وی پی بھیجنے کی اجازت دین۔

شیر علی عفی اللہ عنہ ۔ منیجر رسالہ تعلیم الاسلام ۔ ۱۴ ۔ اگست ۱۹۰۶ء

درخواست نماز جنازہ

مسماۃ برکت بی بی اہلیہ عبد المجید خان ٹھیاری دھمتری کی مورخہ ۱۵ ۔ اگست ۱۹۰۶ء کو بوقت دس بجے صبح ہیضہ کے فوت ہو گئی ہے عرصہ ایک سال بیعت کی۔ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ غائب کے لئے درخواست ہے ۔ سید محمد علی شاہ کانپور کالونی

وصیتیں

جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا۔ تو انہیں دنوں مین مریدان بااخلاص کی وصیتیں حضرت اقدسؑ کے پاس آنی شروع ہوگئین۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدسؑ نے اپنا منشا ر یہ شائع کیا تہا کہ یہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ اس انجمن یعنے صدر انجمن احمدیہ کے قواعد ۲۶۔ جنوری ۱۹۰۶ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کے رُو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتون کا لینا یا ان کے وصول کرنیکا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصلح قبرستان کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے چنانچہ جب کچھ وصیتین سکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئین تو ان کو مجلس میں پیش کیا گیا مگر معلوم ہُوا کہ بہت سی وصیتین بعضے نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہُوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بہیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہوسکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتین خواجہ صاحب کے پاس بہیجی گئیں اور پھر اُن مین سے مکمل ہوکر واپس پہونچ گئی ہین اور اس لئے اب حسب منشائے مسیح موعود علیہ السلام ان کو ہر دو اخبارون یعنے الحکم اور بدر مین چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔ گنجائش کے مطابق یہ وصیتین ہر ہفتہ شائع ہوتی رہین گی۔ اسی توقف کی وجہ سے جو پچھے وصیتوں کے شائع کرنے مین ہُوا بعض لوگوں نے جلدبازی کر کے یہ لکھدیا تہا کہ چند وصیتین آکر اب یہ سلسلہ بند ہوگیا ہے۔ اُمید ہے کہ ان وصیتوں کے چھپنے سے ایسے جلدباز خود بخود نادم ہون گے یہ سلسلہ وصیتون کا ایسا ہی جو انشاء اللہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا بلکہ الہی سلسلہ کی ترقی کے ساتھ ترقی کرکے بدزبان مخالفون کا مُونھ کالا کرے گا اور وہ دیکھ لین گے کہ ان سے اشاعت اسلام کی توفیق چھینی جاکر اللہ تعالے نے کس طرح اس خدمت کے لئے اسی سلسلہ کو جسے وہ اپنی ہی بے ایمانی کی وجہ سے مفتریون اور کذابون کا سلسلہ ٹھہراتے ہیں۔ ممتاز کرتا ہے بحمد اللہ اسی سلسلہ کے امام و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیرون کے لئے اشاعت اسلام کی ایک ایسی راہ کھولدی ہے جو دن بدن ترقی کرنے والی راہ ہے ان احباب کی خدمت مین جنہون نے اب تک وصیتین لکھکر نہین بہیجین ہین یہ التماس کرتا ہون کہ اس معاملہ مین تساہل سے کام نہ لین۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہین۔ ایسا نہ ہو کہ اجل کا پیام آجاوے اور ہم اس ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے۔ وصیتین حتے الوسع چھپے ہوئے فارم کے مطابق ہوں لیکن جن احباب کی کوئی جائداد غیر منقولہ نہین ہے۔ انہین تفصیل جائداد دینے کی ضرورت نہین ہے بلکہ وہ وصیت مین صرف اس قدر لکھدین کہ جس قدر جائداد ان کی موت کے وقت ثابت ہو۔ اُس کا دسواں یا جونسا حصہ وہ دینا چاہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو دیا جاوے۔ جو احباب ہبہ کرنا چاہیں۔ یا اپنی جائداد موجودہ کا حساب کرکے اس کا حصہ اپنی زندگی مین ہی دینا چاہیں تو یہ سب سے آسان راہ ہے۔ کیونکہ اس سے انجمن بہت سی زیربار ہونے سے بچی رہے گی۔ وصیتوں کے شائع کرتے وقت میں اس بات کا بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہون کہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اپنے مکانات قیمتی ایک ہزار روپیہ جو قادیان مین واقع تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے نام زبانی ہبہ کرکے قبضہ مجلس کارپرداز کو دیدیا ہوا ہے۔ یہ ذکر مین نے اس لئے کیا ہے کہ وصیتوں میں اس کا ذکر نہین آئیگا اس کے علاوہ بعض اور دوستون نے بھی مکانات اور زمینین ہبہ کی ہیں۔ اس کی تفصیل انشاء اللہ پھر کسی وقت دی جاوے گی یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ہبہ اور وقف کے متعلق ہر شخص کو اختیار ہے کہ وہ کل جائداد یا جسقدر حصہ اس کا چاہے کرے۔ لیکن وصیت تیسرے حصے سے زیادہ کی نہ ہونی چاہیئے باقی حق ورثہ ہے۔

خاکسار
محمد علی سیکرٹری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین مسمی محمد حسن ولد کرم دین قوم آرائیں ساکن ادجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلاجبر و اکراہ اپنی خوشی و رضامندی سے آج بتاریخ ۵۔ ماہ مارچ ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھدیتا ہوں کہ آج ہی سے میری زندگی میں اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود علیہ السلام رئیس قادیان ضلع گورداسپور کی کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہوں اور ان کا مرید اور پیرو ہوں۔

(۳) میں اقرار کرتا ہوں کہ مین نے رسالہ الوصیۃ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے۔ میں ان ہدایات کا پابند ہوں جو اس میں درج کیا اور ایسا ہی میں ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا اور جو رسالہ الوصیۃ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے ہیں یا آئندہ شائع ہون گے میں ان تمام کا اور ایسا ہی میرے بعد میری ورثاء ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے۔

(۱) میری جائداد جو اسوقت حسب ذیل ہے

(الف) مکان جس کا حدود اربعہ یہ ہے کہ شمال مکان امیر بیگ۔ مشرق ڈھاب۔ جنوب مکان شادی کشمیری۔ مغرب شارع عام۔ یہ مکان قادیان دارالامان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔ جو مین نے دو ماہ ہوئے کہ ہبہ زبانی بحق مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے قبضہ مکان موہوبہ دو ماہ ہوئے کہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ پنجاب انجمن مذکور کو دیدیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں اس مکان میں رہوں اور موازی ۱ھ ماہوار بطور کرایہ دیتا رہون گا۔

(باقی صفحہ ۶ پر ملاحظہ فرماوین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

آمین

اِس امر سے اکثر لوگ واقف ہوں گے کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ المسیح الدجال میں میرا نام کذّاب مکّار شیطان دجّال شریر حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افترا کرنیوالا قرار دیا ہے اور کوئی عیب ایسا نہیں جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔ گویا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ان تمام بدیوں کا مجموعہ میرے سوا کوئی نہیں گذرا اور پھر اسی پر کفایت نہیں کی۔ بلکہ پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کر کے میری عیب شماری کیبارہ میں لیکچر دیئے اور لاہور امرتسر اور پٹیالہ اور دوسرے مقامات میں انواع اقسام کی بدیاں عام مجلسوں میں میرے ذمہ لگائیں اور میرے وجود کو دنیا کے لئے ایک خطرناک اور شیطان سے بدتر ظاہر کر کے ہر ایک لیکچر میں مجھ پر ہنسی اور ٹھٹھا اڑایا۔ غرض ہمنے اُسکے ہاتھ سے وہ دُکھ اُٹھایا جس کے بیان کی حاجت نہیں اور پھر میاں عبد الحکیم صاحب نے اسی پر بس نہیں کی بلکہ ہر ایک لیکچر کے ساتھ یہ پیشگوئی بھی صدہا آدمیوں میں شائع کی کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے کہ یہ شخص تین سال کے عرصہ میں فنا ہو جائیگا اور اس کی زندگی کا خاتمہ ہو جائیگا کیونکہ کذّاب اور مفتری ہے“ مینے اسکی ان پیشگوئیوں پر صبر کیا۔ مگر آج جو ۱۴ اگست ۱۹۰۶ء ہے پھر اس کا ایک خط ہمارے دوست فاضل جلیل مولوی نور الدین صاحب کے نام آیا اس میں بھی میری نسبت کئی قسم کی عیب شماری اور گالیوں کے بعد لکھا ہے کہ ۱۲- جولائی ۱۹۰۶ء کو خدا تعالیٰ نے اس شخص کے ہلاک ہونیکی خبر مجھے دی ہے کہ اس تاریخ سے تین برس تک ہلاک ہو جائیگا جب اس حد تک نوبت پہنچ گئی تو اب مین بھی اس بات مین کچھ مضائقہ نہیں دیکھتا کہ جو کچھ خدا نے اسکی نسبت میرے پر ظاہر فرمایا ہے میں بھی شائع کروں اور در حقیقت اسمیں

قوم کی بھلائی ہے کیونکہ اگر درحقیقت میں خداتعالیٰ کے نزدیک کذّاب ہوں اور پچیس برس سے دن رات خدا پر افترا کر رہا ہوں اور اسکی عظمت اور جلال سے بیخوف ہو کر اس پر جھوٹ باندھتا ہوں اور اسکی مخلوق کے ساتھ بھی میرا یہ معاملہ ہے کہ میں لوگوں کا مال بددیانتی اور حرامخوری کے طریق سے کھاتا ہوں اور خدا کی مخلوق کو اپنی بدکرداری اور نفس پرستی کے جوش سے دکھ دیتا ہوں تو اسصورت میں تمام بدکرداروں سے بڑھکر سزا کے لائق ہوں تا لوگ میرے فتنہ سے نجات پاویں اور اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ خدا مجھکو ایسی ذلت کی موت نہیں دیگا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی۔ میں خدا کی آنکھ سے مخفی نہیں مجھے کون جانتا ہے مگر وہی۔ اس لئے میں اسوقت دونوں پیشگوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم خاں کی میری نسبت پیشگوئی اور اُس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اسکا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:-

میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کیطرف اپنے خط میں لکھتے ہیں انکے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا اور اسکی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ ✣

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خداتعالیٰ کیطرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ÷ اُن پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ‡ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا ☩
ربّ فرق بین صادق وکاذب انت تری کل مصلح وصادق ‡

✣ اس میں میاں عبدالحکیم خاں نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی۔ منہ

÷ خداتعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خداتعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خاں کے اس فقرے کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دیکر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ صادق اور وہ مرد صالح ہے اور میں شریر۔ اور خداتعالیٰ اس کے ردّ میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ منہ

‡ اس فقرے میں عبدالحکیم خاں مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا۔

☩ یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں اُمت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور مجدد کی۔

‡ یعنے اے میرے خدا صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ الہامیہ میں عبدالحکیم خاں کے اس قول کا ردّ ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائیگا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کرکے دکھلاؤنگا۔ منہ

المشتہر - میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیانی - [illegible] ۱۹۰۶ء [illegible] جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ

(ب) میری زمین قریباً پانچ گھماؤں موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس جایداد میں میرا کوئی شریک نہیں - میں آج کی تاریخ سے اُس زمین کے پانچویں حصے کو جو نہری ہے بحق مجلس مذکور ہبہ کرتا ہوں اگر اس کے متعلق انجمن مذکور کوئی الگ کاغذ لکھوانا چاہے - تو سب لکھنے کو طیار ہوں -

(ج) میری تنخواہ مبلغ ۵ روپیہ ہے اس میں سے بھی ایک روپیہ حضور علیہ الصلوة والسلام کو دیتا رہوں گا - انجمن کو اختیار ہوگا کہ اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کر لے یا اس میں شامل رہنے دے وہ اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت وصول کر لے یا فروخت نکرے تو اس موہوبہ جایداد سے مفاد اُٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہو میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہیں - اگر جایداد وصیت کردہ کی قیمت آیندہ بڑھ جاوے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

(۵) میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد میں اور کوئی جائداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کروں - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوا جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر میں نے فقرہ ماسبق نمبر ا وصیت میں کیا ہے میں ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہوں گا -

(۶) میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اگر میں قادیان میں فوت نہ ہوں - تو احمدی جماعت میری نعش ایک صندوق میں بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہیں یا آیندہ شائع ہوں گے - دارالامان قادیان میں پہنچاوے اور وہاں مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے سپرد کی جاوے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہاں دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہوں ان اخراجات کے متکفل میری یہ جایداد وصیت کردہ جس کا ذکر میں نے فقرہ چہارم و پنجم میں کیا ہے ہرگز نہیں ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے میں رقم اخراجات کو مجلس مذکورہ کے حوالے کر دوں گا - جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے میں کرادوں گا اور اگر ان اخراجات کے لینے میں کوئی رقم اپنی زندگی میں الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس میں وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہوگی ان اخراجات کی متکفل ہوگی اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے جو میری رُوح کی نجات کا باعث ہوں گے - اور میرے پس ماندگان ان اخراجات اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھیں گے -

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہوں کہ میں نے یہ وصیت صرف ابتغاً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہیں میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت میں بھی میری یہ وصیت جو میں نے اپنی جایداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں کیا گیا ہے - درست و قائم رہے گی لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی میں پہنچانے کی کوشش کی جاوے - اور جب تک مجلس کارپرداز قبرستان اجازت نہ دے میری نعش اور کہیں دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ پر دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکے - تو اخراجات متعلق انتقال نعش میں جمع کرا چکا ہونگا - یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے اس کو بھی وصول کرنے اور خرید کرنیکا اختیار میرے وارثان کو نہ ہوگا بلکہ مجلس کو ہوگا فقط - مورخہ ۵ - مارچ ۱۹۰۶ء

العبد گواہ شد

محمد حسن احمدی ولد کرم الدین آرائیں ملازم دفتر میگزین قادیان

اللہ داد ہیڈ کلرک میگزین قادیان

گواہ شد گواہ شد

جمال الدین ولد محمد صدیق ساکن موضع سیکھواں ضلع گورداسپور بقلم خود

عبد الرحیم سکینڈ کلرک میگزین قادیان ضلع گورداسپور

ریویو

حکیم حاذق یہ رسالہ ماہوار زیر ادارت حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسےٰ واقع نولکھا لاہور نکلتا ہے - جس میں مفید طبی مضامین اور مجرب نسخہ جات کے علاوہ ایک مشہور انگریزی کتاب کا (جو ہر سال بعد ترمیم نئی چھپتی ہے اور سرکاری طور پر شائع کی جاتی ہے) اُردو ترجمہ باقاعدہ طور پر لگایا جاتا ہے - اس کتاب کے صفحات بھی جُدا رکھے ہیں تاکہ ناظرین اخیر میں ان اوراق کو نکال کر ایک علیحدہ کتاب کی صورت میں ترتیب دیسکیں اس رسالہ ماہواری کا پڑھنا اطبا اور غیر اطبا کے واسطے مفید ہوگا - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے -

نمک سوا کی ایک شیشی منیجر انگریزی و یونانی میڈیسنز کمپنی امرتسر نے ہمارے پاس ہمارے ریویو ارسال کی تھی اس نمک کو امراض معدہ - بدہضمی ہیضہ وغیرہ کیواسطے مجرب بیان کیا جاتا ہے - اسیجگہ ایک دو موقعہ پر بدہضمی اور درد شکم پر اس کا استعمال کیا گیا تو بہت مفید پایا - قیمت فی شیشی ۸ / اور مذکورہ بالا پتہ پر ملسکتی ہے -

ادعیہ قرآن شریف منظوم - یہ وہ کتاب ہے کہ جو برادر محمد افضل خان صاحب مرحوم مغفور کے زمانہ میں اخبار کے ساتھ ایک ایک ورق کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی تھی برادر مرحوم کی وفات کے بعد اس کا مسودہ دفتر میں نہ ملنے کے سبب اس کتاب کا اخبار کے ساتھ نکلنا بند ہو گیا عرب صاحب عبد الحی نے اب وہ کتاب بہ تمام کمال چھپوا کر شائع کی ہے چونکہ ناظرین بدر پہلے سے اس کتاب کی خوبیوں سے واقف ہیں اس واسطے زیادہ تفصیل کی ضرورت نہیں مختصراً یہ کہ قرآن شریف کی تمام دُعاؤں کا پہلے اُردو نثر میں ترجمہ کیا گیا ہے پھر اُردو نظم میں اُسی ترجمہ کو تفسیری طور پر برادر محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے نہایت خوبی کے ساتھ ادا کیا ہے اس کے شروع میں اکمل صاحب موصوف کی ایک تازہ نظم بنام تصدیق المسیح بھی ہے کتاب کی چھپائی عمدہ ہے قیمت ۲/ ہے اور دفتر بدر سے مل سکتی ہے -

بدر صادق

۳ رجب ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۳ اگست ۱۹۰۶ء

وطن اور انبیاء پر اعتراضات

۲

گذشتہ نمبر میں ہمنے یہ دکھایا تھا کہ اخبار وطن کے نامہ نگار نقاش صاحب نے جو اعتراضات بظاہر حضرت مسیح موعود پر کئے ہیں وہ ان کی طرف سے مسیح موعود پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر وارد ہوتے ہیں۔ اور اس کے بعد ایک مسلمان کے واسطے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ وہ کلام کر سکے مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے۔ کہ وطن کے لائق نقاش صاحب اور ان کے دوست ایڈیٹر صاحب وطن زمانہ کی بد ہوا سے متاثر ہو کر اندر ہی اندر خود بھی یہ اعتراضات انبیاء کے حالات پر رکھتے ہوں اور مرزا صاحب کے ذکر کا صرف بہانہ ہی ہو۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء اور خدا تعالے کے ساتھ ان تعلقات پر ایک مضمون لکھا جاوے۔ شاید کہ کسی کے واسطے موجب تشفی اور ہدایت ہو۔

واضح ہو کہ جب دنیا میں کسی نوع کی شدت اور مصیبت اپنے انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو رحمت الٰہی اس کے دور کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے جیسے جب امساک باران سے غایت درجہ کا قحط پڑ کر خلقت کا کام تمام ہونے لگتا ہے۔ تو آخر خداوند کریم بارش کر دیتا ہے اور جب وباء سے لاکھوں آدمی مرنے لگتے ہیں۔ تو کوئی صورت اصلاح ہوا کی نکل آتی ہے۔ یا کوئی دوا ہی پیدا ہو جاتی ہے اور جب کسی ظالم کے پنجے میں کوئی قوم گرفتار ہوتی ہے تو آخر کوئی عادل اور فریاد رس پیدا ہو جاتا ہے پس ایسا ہی جب لوگ خدا کا راستہ بھول جاتے ہیں اور توحید اور حق پرستی کو چھوڑ دیتے ہیں تو خداوند تعالے اپنی طرف سے کسی بندے کو بصیرت کامل عطاء فرما کر اور اپنے کلام اور الہام سے مشرف کر کے بنی آدم کی ہدایت کے لئے بھیجتا ہے کہ تا جس قدر بگاڑ ہو گیا ہے۔ اس کی اصلاح کرے۔ اس میں اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ پروردگار جو قیوم عالم کا ہے۔ اور بقا اور وجود عالم کا اسی کے سہارے اور آسرے سے ہے کبھی اپنی فیض رسانی کی صفت کو خلقت سے دریغ نہیں کرتا اور نہ بے کار اور معطل چھوڑتا ہے بلکہ ہر ایک صفت اس کی اپنے موقعہ پر فی الفور ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں ان گمراہوں کے دلوں کو جو آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صدہا سال کی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ زمین خشک اور مردہ سے تشبیہ دے کر اور کلام الٰہی کو مینہ کا پانی جو آسمان کی طرف سے آتا ہے۔ کہہ کر اس قانون قدیم کی طرف اشارہ فرمایا۔ جو امساک باران کی شدت کے وقت میں رحمت الٰہی بنی آدم کو برباد ہونے سے بچا لیتی ہے اور یہ بات جتلا دی کہ یہ قانون قدرت صرف جسمانی پانی میں محدود نہیں۔ بلکہ روحانی پانی بھی شدت اور صعوبت کے وقت میں جو پھیل جانا عام گمراہی کا ہے۔ ضرور نازل ہوتا ہے۔ اور اس جگہ بھی رحمت الٰہی آفت قلوب کا غلبہ توڑنے کے لئے ظہور کرتی ہے سو مخلوق کی خیر خواہی کے واسطے عین ضرورت کے وقت اللہ تعالے کی طرف سے اسی مخلوق میں سے کسی ایک کو اس امر کی طرف متوجہ کیا جاتا ہے۔ اور توفیق بخشی جاتی ہے کہ وہ ہمہ تن مخلوق الٰہی کی اصلاح کی طرف مصروف ہو جاوے اور اپنی ساری توجہ اور سارا زور اور ساری قوت اسباب کی طرف لگا دے۔ کہ خلقت کی اصلاح کرے۔ وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے۔ لیکن خدا کی طرف سے اُسے ایسی قوتیں عطاء کی جاتی ہیں کہ جو باتیں دوسروں کو محال اور ناممکن نظر آتی ہیں وہ اس کی عقد ہمت کے آگے آسان ہو جاتی ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ اگرچہ بہ سبب معرفت تام اور یقین تام کے جو موہبت الٰہی سے ان کو حاصل ہوتا ہے اور بسبب اس کے کہ وہ اپنے سارے دل و جان کے ساتھ ایک خدا کے ہو رہتے ہیں۔ خدا کے خاص اور برگزیدہ بندے بن جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی سنت قدیمہ ان کے ساتھ وہ خاص معاملہ کرتی ہے۔ جو دوسروں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ انسان ہوتے ہیں۔ اور وہ تمام صفات جو انسانیت کے ساتھ لازم ہوتی ہیں مثلاً کھانا پینا وغیرہ وہ سب ان کے لازم حال ہوتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ مصلحین کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے۔ جب کہ دنیا میں ایک تاریکی پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور ہر طرف گناہ گاری کے کام موج مار رہے ہوتے ہیں اور لوگوں کو خدا بھول گیا ہوا ہوتا ہے اور جو لوگ خدا پرستی یا عبادت میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ صرف رسم کے طور پر خدا کی عبادت کرتے ہوتے ہیں ورنہ معرفت کسی کو حاصل نہیں ہوتی۔ دین صرف ایک چھلکا سا رہ جاتا ہے جس میں مغز نہیں اور شریعت صرف ظاہری باقی ہوتی عملی رنگ نہیں ہوتا۔ سب لوگ دنیا کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں اور خدا کی محبت کسی کے دل میں موجزن نہیں ہوتی۔ ایسے وقت میں خدا تعالے کسی ایک بندے کو اپنی شناخت کا ذریعہ بنا کر دنیا میں مبعوث کرتا ہے اور چونکہ خدا کی گم شدہ معرفت دوبارہ دنیا میں اس کے ذریعہ سے قائم کی جاتی ہے۔ اس واسطے اس کو خدا تعالے کی طرف سے اس قسم کے القاب عطاء ہوتے ہیں کہ انت منی وانا منک یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ اس فقرہ کے حصہ اول یعنی انت منی کے معنے تو ظاہر ہیں کہ تو مجھ سے ہے یعنی موہبت الٰہی نے تجھے رسول بنایا اور تیرے واسطے عجائب کام دنیا کو دکھلائے تاکہ مخلوق کو معلوم ہو جائے کہ کوئی اس کا خالق بھی ہے۔ جس کی عبادت سب کے واسطے واجب ہے اور دوسرے فقرہ یعنے انا منک کے یہ معنے ہیں کہ دنیا تو مجھے بھول گئی تھی اور سب لوگ پستی اور ذلت کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے تھے۔ ہر ایک شخص اس باب کا تابعدار بن بیٹھا تھا۔ لیکن تو نے میری معرفت کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ایمان مجھ پر پختہ ہوا۔ اور لوگ جاننے لگے کہ ان کا کوئی خدا بھی ہے۔ اس واسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ ابنائے فارس میں سے ایک شخص

ایسا شخص پیدا ہوگا کہ ایمان جو زمین سے اٹھ کر ثریا پر چلا گیا ہوگا۔ اس کو پھر دوبارہ دنیا میں قائم کر دیگا۔

اس قسم کا سلسلہ انبیاء کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ لیکن چونکہ ایک مدت گذرنے کے بعد اصل حالت سے واقف لوگ نہیں رہتے اور گمراہی شروع ہو جاتی ہے۔ اس واسطے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد پیدا ہوتا ہے جسے امام الزمان کہا جاتا ہے اور امام الزمان اس شخص کا نام ہے جس کی روحانی تربیت کا خدا تعالے متولی ہو کر اس کی فطرت میں ایک ایسی امامت کی روشنی رکھ دیتا ہے کہ وہ سارے جہان کے معقولیوں اور فلسفیوں سے ہر ایک رنگ میں مباحثہ کر کے ان کو مغلوب کر لیتا ہے۔ وہ ہر ایک قسم کے دقیق در دقیق اعتراضات کا خدا سے قوت پا کر ایسی عمدگی سے جواب دیتا ہے کہ آخر ماننا پڑتا ہے کہ اس کی فطرت دنیا کی اصلاح کا پورا سامان لے کر اس مسافرخانہ میں آئی ہے۔ اس لئے اس کو کسی دشمن کے سامنے شرمندہ ہونا نہیں پڑتا۔ وہ روحانی طور پر محمدی فوجوں کا سپہ سالار ہوتا ہے اور خدا تعالے کا ارادہ ہوتا ہے کہ اس کے ہاتھ پر دین کی دوبارہ فتح کرے اور وہ تمام لوگ جو اس کے جھنڈے کے نیچے آتے ہیں۔ ان کو بھی اعلے درجہ کے قوے بخشے جاتے ہیں اور وہ تمام شرائط جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں اور وہ تمام علوم جو اعتراضات کے اٹھانے اور اسلامی خوبیوں کے بیان کرنے کے لئے ضروری ہیں اس کو عطا کئے جاتے ہیں اور باایں ہمہ چونکہ اللہ تعالے جانتا ہے کہ اس کو دنیا کے بے ادبوں اور بدزبانوں سے بھی مقابلہ پڑے گا۔ اس لئے اخلاقی قوت بھی اعلے درجہ کی اس کو عطا کی جاتی ہے اور بنی نوع کی سچی ہمدردی اس کے دل میں ہوتی ہے۔ ان کی فطرت میں ہی امامت کی قوت رکھی جاتی ہے اور امامت کے واسطے جو ضروری امور ہیں۔ مثلاً قوت اخلاق بسطت فی العلم۔ قوت عزم۔ قوت اقبال علی اللہ وہ سب اس میں پائے جاتے ہیں اور ان خوبیوں اور خواص کے لحاظ سے اللہ کی طرف سے بطور گواہی کے اس کے چند وصفی نام رکھے جاتے ہیں۔ جیسا کہ ظاہر ہے دنیا کے بادشاہ اپنے کارکنوں کو بلحاظ ان کی بہادری اور خدمتگذاری کے خطاب عطا کرتی ہے۔ گو ظاہری گورنمنٹوں کے خطاب ممکن ہے کہ بے محل اور بعض دفعہ پورے صحیح نہ ہوں اور جس شخص کو دیئے جاویں وہ اس قابل نہ ہوں لیکن الہی گورنمنٹ جو ایک حکیم اور علیم گورنمنٹ ہوتی ہے اور ہر ایک کے ظاہری اور باطنی حالات سے بخوبی آگاہ ہے۔ اس کے عطا کردہ القاب اور خطابات میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جس شخص کے حق میں وہ الفاظ بولے جاتے ہیں۔ اس شخص کی اندرونی خوبیوں اور قابلیتوں اور لیاقتوں کا وہ ایک اظہار ہوتا ہے۔ جس سے پبلک پہلے ازیں غافل ہوتی ہے۔

اللہ تعالے کی حکمت کاملہ نے آسمان اور زمین کے قانون قدرت اور دنیا کی باہمی معاشرت اور پولیٹیکل حالات کے نظاروں میں بے شمار اس قسم کی مثالیں قائم کر دی ہیں جن سے روحانی عالم کے عجائبات کا سمجھنا انسان کے واسطے آسان ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلام الہی میں بار بار تاکید ہوئی ہے کہ قدرت الٰہی کے نظاروں پر تدبر کرو۔ چنانچہ لا آف نیچر میں ہم دیکھتے ہیں کہ جب راتیں بہت تاریک ہوتی ہیں تو پھر چاند کے نکلنے کے دن قریب آ جاتے ہیں اور جب قحط سالی بڑھ جاتی ہے تو پھر آسمان پر بارش کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی جب زمین پر گمراہی بڑھ جاتی ہے۔ تو وقت آ جاتا ہے کہ خدا کی طرف سے اس گمراہی کے دور کرنے والا کوئی پیدا ہو۔

اسی طرح روحانی گورنمنٹ کی ادنے اور ناقص مثال دنیوی گورنمنٹوں میں موجود ہے مثلاً جیسا کہ خدا تعالے کا الہام اپنے خاص بندوں پر نازل ہوتا ہے۔ ایسا ہی شاہی احکام وزیر اعظم کو سنائے جاتے ہیں اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر پہنچ جاتے ہیں۔ اب اگر ایک زمیندار جس کے پاس محصول وصول کرنے کے واسطے ایک ادنے چپڑاسی بھیجا جاتا ہے۔ وہ زمیندار یہ اعتراض کرے کہ محصول کا مالک بادشاہ ہے۔ پس جب تک خود بادشاہ میرے پاس نہ آوے اور مجھے اپنی زبان سے یہ حکم نہ سناوے۔ میں اس حکم کو مان نہیں سکتا۔ تو ظاہر ہے کہ اس زمیندار کو بجز اس کے اور کچھ جواب نہ دیا جاوے گا کہ وہ چار جوتیاں لگا کر زنجیر میں جکڑ کر اسے جیل خانہ میں ڈالدیا جاوے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ ایسا ہی شاہی احکام بعض دفعہ ایسے الفاظ میں ہوتے ہیں کہ وہ ہر ایک کے واسطے عام فہم نہیں ہوتے بلکہ قانون انگریزی کا یہ حال ہے کہ قانون کے متعلق ایک فہم پیدا کرنے کے واسطے کئی سال لا کالج میں تعلیم پانا ضروری ہوتا ہے اور پھر بھی وکلاء کی بحثوں کے بعد ماتحت عدالت جو فیصلہ کرتی ہے۔ اعلے عدالت اس فیصلہ کو غلط قرار دیتی ہے اور قانون کے ایک لفظ کے معنے اور تشریح پر بسا اوقات مہینوں اور برسوں بڑے بڑے بیرسٹر اور جج گفتگو کرتے رہتے ہیں اور فیصلہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ایک قانون کی آخری تفہیم اور ترجمہ کا حق گورنمنٹ نے قانوناً اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور رعایا کسی قانون کے معنے کچھ ہی سمجھے۔ مگر صحیح معنے وہی قرار دئے جاتے ہیں۔ جو بوقت تنازع گورنمنٹ خود کرے۔

ایسا ہی گورنمنٹ کے بعض احکام کسی ضرورت کے سبب خاص اوقات میں بطور سائفر کوڈ کے استعمال ہوتے ہیں۔ اور ملک کی بہتری اور گورنمنٹ کی بہبودی اسی میں ہوتی ہے کہ ان کے مطالب سے عام لوگ خاص وقت تک آگاہ نہ ہوں اور یہ بات ان عوام کے فائدہ کے واسطے ہی کی جاتی ہے۔ نادان آدمی کا کام ہوتا ہے کہ اس قسم کی باتوں پر اعتراض کرے دانا لوگ اگرچہ اس راز میں شامل نہ ہوں وہ اس بات کے اقرار کرنے والے ہوتے ہیں کہ یہ سب کچھ صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کیا خوب فرمایا کرتے ہیں کہ ہر ایک شخص کا خدا ہمیشہ اس کے اپنے ہی حالات اور واقعات میں اس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ چور بھی چوری کو جاتے ہیں تو آپس میں یہ معاہدہ کرتے ہیں کہ جو مال ہاتھ آوے۔ وہ سب ایک جگہ جمع کیا جاوے اور پھر باہم مل کر تقسیم کیا جاوے کوئی اس میں خیانت نہ کرے اور نہ اس میں چوری کرے۔ اگر اس حاصل شدہ مال میں سے کوئی چور اپنے واسطے علیحدہ مال رکھ لے۔ تو اس کو چور اور خائن سمجھ کر بے اعتبار قرار دیا جاتا ہے اس طرح خدا تعالے ان کو ایک سبق سکھاتا ہے کہ چوری بری چیز ہے اور اس کا اختیار کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح سے دنیا دار لوگ جو انبیاء پر اور ان کے حالات پر اعتراض کرتے ہیں ان

کے واسطے خود ان کے حالات میں ایک واعظ ہر وقت موجود رہتا ہے۔ کیونکہ تمام وہ کام جو اعتراض کے رنگ میں وہ پیش کرتے ہیں خود ان سب پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اپنے ہی حال و قال میں ان سب کو موجود پاتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے اور نہیں سوچتے اور بے ہودہ طور پر اعتراض کئے چلے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کے واسطے تمام سامان آرام اور راحت کے مہیا کئے۔ بچہ تھا اس کی پرورش کے واسطے والدین موجود تھے۔ خوراک کے واسطے ماں کی چھاتیوں میں دودھ موجود تھا۔ پھر خدا نے بصارت دی۔ ہاتھ پاؤں دئے۔ عقل عطا کی۔ غرض خدا تعالیٰ کے انسان پر بے انتہا احسان ہیں۔ باوجود اس قدر احسانوں کے اگر انسان اپنے محسن کی نافرمانی کرے اور اس کے آگے گستاخی کرے تو وہ کیا اس قابل نہیں کہ اس کو عذاب دیا جاوے اور اگر وہ عذاب پاوے۔ تو کیا اس سے خدا تعالیٰ کے رحیم اور کریم ہونے میں کچھ نقص پیدا ہو جائے گا۔ حاشا و کلا۔ انسان ظاہری طور پر اپنے روزانہ حالات میں کیا مشاہدہ کرتا ہے۔ اچھا بھلا مضبوط آدمی جب ایک ردّی غذا کھا لیتا ہے۔ تو اس کو فوراً دردِ شکم کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یا تو مزے سے بیٹھا خوش خوش باتیں کر رہا تھا یا تو پیچ کے ساتھ فرش پر لوٹنیاں لگا رہا ہے اور ایسی دُہائی مچاتا ہے کہ محلہ داروں پر بھی آرام حرام کر دیتا ہے۔ ایسا تبلائیے کیا ہم کو اس بد پرہیزی کی سزا ملنے کے سبب خدا تعالیٰ کے رحیم و کریم ہونے میں کوئی فرق آ گیا ہے؟ ہرگز نہیں وہ رحیم اب بھی رحیم ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ لیکن اس کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے۔ کہ وہ نافرمان کو سزا دیتا ہے۔ جو عین انصاف پر مبنی ہوتی ہے۔ ظالم کو سزا دینا مظلوم پر رحم کرنا ہوتا ہے بعض نادان لوگ کہا کرتے ہیں کہ خدا چڑچڑا نہیں کہ کسی کو سزا دے۔ ایسا اعتراض سراسر حماقت کی نشانی ہے۔ وہ عذاب تو خود عذاب پانے والے کے عملوں کا نتیجہ ہے۔ کیا ایک ممتحن جب امتحان کا پرچہ دیکھتے ہوئے ایک نالائق کو فیل کر دیتا ہے۔ تو اس فیل کرنے کے وقت اس کے دل میں چڑچڑا پن یا گھبراہٹ یا تکلیف ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ طالب علم کی تحریر خود ایک نتیجہ پیدا کر دیتی ہے۔ گو اس نتیجہ کو تحریر میں لانے والا وہ ممتحن ہی ہوتا ہے۔ ایسا ہی جج جب کسی کو پھانسی کا حکم دیتا ہے تو وہ حکم اس مجرم کے اپنے اعمال بد کا نتیجہ ہوتا ہے نہ کہ جج کے چڑچڑا پن کا نتیجہ۔ جہاں تک تاریخ عالم کا پتہ لگتا ہے۔ شریر قوموں پر ہمیشہ سے عذاب ہوتے چلے آئے ہیں اور بدکار قومیں زلازل اور طوفان سے قسما قسم کے عذابوں سے ہلاک ہوتی چلی آئی ہیں۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ وہ کسی قوم کو عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ ان کے درمیان پہلے اپنا رسول نہ بھیجے جو کہ آنے والے عذاب سے ان کو ڈرا کر آخری حجت ان پر پوری کر دیتا ہے۔ قوم تو اپنی بدکرداریوں کے سبب خود ہی اس قابل بن چکی ہوتی ہے۔ کہ اس پر عذاب نازل ہو۔ رسول کا آنا تو ایک رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ مگر ان کے واسطے جو اس رحمت کو قبول کر لیں۔ لیکن جو لوگ اس رحمت سے بھی انکار کریں۔ ان کا بدیوں کا پیالہ لبریز ہو کر وہ اس قابل ہو جاتے ہیں کہ عذاب الٰہی کا مزہ چکھیں۔

غرض انبیاء کا طریق ہمیشہ سے ایک ہی چلا آتا ہے اور ان کے مخالف شیطان اور اس کے لشکر کے سپاہی بھی ہمیشہ ایک ہی طریق پر وہی اعتراضات بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ انبیاء کا طریقہ خدا کی قدرت کے قوانین کے مطابق اور فطرت انسانی کے ہمیشہ موافق ہوتا ہے اور انجام کار فتح ہمیشہ انہیں کے ہاتھ پر رہتی ہے۔

سر دست اتنا لکھنا کافی معلوم ہوتا ہے۔ اگر ضرورت ہوئی۔ تو پھر زیادہ لکھا جائیگا۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

رسید زر

۲ اگست ۱۹۰۶ء - ۲۶۰ - نور احمد صاحب
۳ " " " ۱۱۴۹ - حسن موسیٰ خان صاحب
۳ " " " ۱۷ - محمد بخش صاحب
۳ " " " ۱۰۷ - اللہ داد صاحب
۳ " " " ۸۱۶ - مہر الدین صاحب
۴ " " " ۹۳۸ - نواب دین صاحب
۴ " " " ۳۴۵ - گلاب الدین صاحب
۴ " " " ۹۵ - نذیر حسین صاحب
۴ " " " ۶۱ - محمد ابراہیم صاحب
۵ " " " ۶۶۳ - حسین بخش صاحب
۶ " " " ۶۵ - اللہ بخش صاحب
۶ " " " ۴۰۸ - محمد اسماعیل صاحب
۷ " " " ۱۰۵ - محمد ابراہیم صاحب
۷ " " " ۳۴۵ - منشی گلاب الدین صاحب
۸ " " " ۱۱۴۸ - خان محمد صاحب
۸ " " " ۴۹۱ - غلام محمد صاحب
۸ " " " - خواجہ علی صاحب
۸ " " " ۸۴۲ - عبد اللہ صاحب
۸ " " " ۳۷۳ - عبد العلی صاحب
۸ " " " ۶۱۴ - ولی محمد صاحب
۸ " " " ۳۵۵ - محمد یٰسین صاحب
۹ " " " ۵۸۴ - محمد اسماعیل صاحب
۹ " " " ۳۴ - شمس الدین صاحب
۹ " " " ۱۱ - محمد اکبر خان صاحب
۹ " " " ۶۱۲ - عبد المنان صاحب
۱۰ " " " ۹۳۸ - نور محمد صاحب
۹ " " " ۴۴۷ - فضل الٰہی صاحب
۹ " " " [illegible] - فضل الٰہی صاحب
۹ " " " [illegible] - محمد ابراہیم صاحب
۹ " " " [illegible] - محمد ولایت خان صاحب
۹ " " " ۶۹۴ - عبد الرحیم صاحب
۹ " " " [illegible] - نور دین صاحب
۹ " " " ۸۳۶ - عمر الدین صاحب
۹ " " " [illegible] - مولا بخش صاحب
۹ " " " ۷۶۹ - ولی محمد صاحب
۹ " " " ۵۹ - فضل کریم صاحب
۱۱ " " " ۵۰۳ - مراد بخش صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نظم

اے ہمہ نورِ خدائے پاک ذات
اے مہِ تاباں چرخ دین حق
اے کہ از آیات قرآن مجید
سرِ آیاتِ کتاب پاک را
دستِ تو دستِ ید بیضا نمود
از تو اے ماہ درخشانِ جہاں
چو برافراز دعلم نورِ سحر
جلوہ گر گردد چو نورِ آفتاب
نقل مثلِ اصل کے آرد بہا
گل چو اندر گلستان بند دنگار
قطرہ ناچیز را نبود شمار
آں جواہر ہا کہ زاید از صدف
صبح دینِ حق چو در عالم دمید
عیسوی آید بہ پیش احمدی؟
شب پران آریائے پُر ریا
آنچہ تو خواہی خدا خواہد بجان
آنچہ حق فرمود میگوئی ہماں
از تو میخواہد حفیظ خستہ جان
تو خدا را از پئے او از خدا
ئے دعا ئے داروئے دردِ نہاں
بہرمن زیست دعائے کن دراز
تا من از فضل خدائے دو جہاں
گوہر مقصود افتد در کنار

جلوہ گر بر ذاتِ تو از شش جہات
مہر اوجِ عزت و تمکین حق
جان ہا اندر تنِ مُردہ دمید
کس چو تو نہ کشود اے مرد خدا
خامہ ات سِرِ عصا را سر کشود
شد مذاہب ہائے باطل چوں کتاں
چارہ ظلمت را نباشد جز مفر
شب چراغے گم کند از خویش تاب
آب آمد ۔ شد تیمم نا روا
جلئے خود خالی نماید خار زار
در بر دریائے ناپیدا کنار
بے تکلف ۔ از کجا آرد خزف
کفر اندر پردہ ظلمت خزید
اینچہ حرف عقل باشد ای اخی
ہمچو کورانند در پیش ضیا
آنچہ تو جوئی بیابی در زمان
اے ترا گفتہ رسولاں بزبان
دار روئے تشنگی و ردِ نہان
خواہ ۔ اے دانائے رازِ کبریا
مرہم سینہ پئے دل خستگاں
در حضورِ بادشاہ کارساز
بے تکلف پاس سازم امتحان
از جنابِ حضرت پروردگار

غلام عقیدت آگین محمد عبد الحفیظ ۔ آمین ۔ کرنال

غزل از نتیجہ طبع خاکسار عبد العلیم خاں احمدی نجیب آبادی المتخلص بہ نیرؔ المتشاور من المضطر البدایونی

ہمارے کام سارے اب تو آساں ہوتے جاتے ہیں
سُنا ہے احمد اللہ خاں سہارنپور کو بھاگے ہیں
غلام اکبر و یعقوب علی کے تو صفائے دیکھے
دلوں میں حسرتیں باقی ہیں نہ باقی نور چہروں پر
صفائی بستیوں کی کر رہے ہیں زلزلے دیکھو
کیا طاعون نے برباد کیسے کیسے شہروں کو

نجیب آباد سے دشمن گریزاں ہوتے جاتے ہیں
ہیں جتنے ہمنوا ان کے پریشان ہوتے جاتے ہیں
کہ ناکامی سے خود اپنی پشیماں ہوتے جاتے ہیں
مخالف گویا اپنے مثل حیواں ہوتے جاتے ہیں
بھرے گھر اک جنگل کی طرح ویراں ہوتے جاتے ہیں
مگر آباد اب شہرِ خموشاں ہوتے جاتے ہیں

خدا کی مہربانی بس ہمیں کافی ہے اے نیرؔ
نہیں کچھ غم جو مغضوب عزیزاں ہوتے جاتے ہیں ۔

غزل از نتیجہ طبع محمد عبد العلیم خاں نیرؔ احمدی نجیب آبادی تلمیذ حضرت مضطر بدایونی احمدی ۔

بڑی تلاش سے عیسیٰ کا آب فشاں نکلا
نزول گاہ میں عیسیٰ کی شک تھے کیا کیا کچھ
امام وقت ہے وہ میرزا غلام احمد
وہ ہے حبیب خدا اس کے عیب جینونکی
عجیب بلا کی وہ اپریل کی چہارم تھی
گھروں سے بھاگے ہیں اصلاح سے فلک سب
غلام اسکے ہیں لقمان و رشک افلاطون
مخالفین سے کوئی بھی سامنے ٹھہرا
مصیبتوں میں بھی ثابت قدم رہا کیا کیا
ہے اک برادر اخطم مرا بنام اکبر
مقابلہ پہ بلایا تھا اس نے غیروں کو
ہے ایک میرا مطاع و مکرم و محسن
جو نام پوچھو تو ہے نعمت اللہ خاں مضطر
اسی نے فن سخن میں کیا مجھے کامل
مخالفوں سے نہ جھجکا کا نہ وہ ذرا ہرگز
مخالفوں کو یہ شرت سے وہ مجددوں میں سب

کہ قادیاں میں وہ محبوب انس و جاں نکلا
خدا کے حکم سے آخر وہ قادیاں نکلا
وہی جہاں میں بس اک مہدی زماں نکلا
سزا کے واسطے طاعون و ہیضہ خاں نکلا
عدو کے منہ سے بھی جب حرف الاماں نکلا
کہ جس کو دیکھا رُکا سے ہوئے زباں نکلا
کہ جس کو دیکھا وہ علامہ زماں نکلا
مقابلہ کو جب عبد المجید خاں نکلا
بڑا ہی مرد بہادر وہ نوجواں نکلا
بتاؤ اس کے مقابل کوئی کہاں نکلا
مگر نہ سامنے اس کے کوئی جواں نکلا
وہی نواح بدایوں میں خوش بیاں نکلا
وہی تو ہمسر عبد العلیم خاں نکلا
اسی کے فیض سے بیگنج شائگاں نکلا
بہادروں میں یگانہ وہ پہلواں نکلا
ہمارا نام جہاں میں جہاں جہاں نکلا

یہ آرزو ہے مرا سر ہو اور پائے امام
مرا یہ حوصلہ نیرؔ ابھی کہاں نکلا

بلاد اسلامی

امیر صاحب کابل کی سیاحت ہند گو ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں صاحب فرمانروائے دولت خداداد افغانستان کی مجوزہ سیاحت ہند کے متعلق نہ ابھی سرکاری طور پر ہندوستان میں کوئی اعلان کیا گیا نہ دربار کابل سے ان کے عزم بالجزم کی کچھ خبر آئی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ غیر سرکاری طور پر گورنمنٹ ہند امیر صاحب کی تشریف آوری کے بارہ میں اپنا بخوبی اطمینان کر چکی ہے اور ان کے استقبال و مدارات کی ابتدائی تیاریوں پر بھی متوجہ ہوگئی ہے چنانچہ لنڈن کی ایک تازہ تاربرقی مظہر ہے کہ لارڈ منٹو بہادر نے ایک چھ سلنڈر والی بہترین موٹر گاڑی جو بہترین نمونہ کی امیر ممدوح کے دربار راولپنڈی کی خاطر طلب فرمائی ہے۔ (پیسہ اخبار)

مصری دانشوائی کی خبر یاد دنشوائے کے واقعہ میں ایک انگریز کپتان کے مقتول اور دو دیگر افسروں کے مجروح ہونے پر مصر کے

دہقانیوں کو جس قسم کی سخت اور غیر قانونی سزائیں دی گئیں۔ اس پر مصری اخبارات کا شور و فریاد مچانا اور واویلا کرنا کسی طرح ناجائز نہ تہا مگر جب پارلیمنٹ کے آزاد خیال و منصف مزاج ممبروں نے حکومت سے باز پرس شروع کی اور وزیر خارجہ انگلستان نے جناب لارڈ کرومر سے کیفیت طلب کی تاکہ ممبروں کا اطمینان کیا جاسکے۔ تو واقعہ کی صحت اور سزاؤں کی بیدردی نے لارڈ ممدوح کو اس امر پر مجبور کیا کہ وہ سزاؤں کی واجبیت ثابت کرنے کے لئے باشندگان مصر میں مذہبی جوش و تعصب کا ہیجان ظاہر کرین اور حادثہ دنشوائے کو اسی عام تعصب کا نتیجہ قرار دے کر نہ صرف ان غیر قانونی سزاؤن کو قرین مصلحت ٹھہرائیں بلکہ آیندہ بھی ایسی عقوبتوں کا راستہ صاف کرلین۔

افسوس ہے کہ لارڈ کرومر کی ترکیب اراکین لبرل وزارت کی ناواقفیت کے باعث چل گئی اور سر ایڈورڈ گرے نے ایک تقریر میں بر سر اجلاس پارلیمنٹ مصریوں کو متعصب اور انگریزوں کا دشمن قرار دیا۔ جس پر اخبارات مصر میں ایک کھلبلی پڑ گئی ہے اور وہ نہایت زور و شور سے اس الزام کی تردید کر کے برٹش حکومت کے انصاف کو نام دھرتے ہین۔

افسوس! جارج ٹاؤن (برٹش گی آنا) میں شیخ عبدالوہاب صاحب نومسلم کا انتقال ہوگیا۔ اس سے چند روز پہلے شیخ صاحب مرحوم نے ہمیں اپنی اہلیہ کے فوت ہو جانے کی خبر دی تھی۔ مرحوم برٹش گی آنا میں اشاعت اسلام کے متعلق نہایت سرگرمی کے ساتھ خدمت انجام دیتے تھے اور بہت کچھ جوش اور سچے مسلمان تھے۔ خداوند کریم انھین غریق رحمت کرے۔

رنگون کی انجمن حامی اوقاف نے اپنے کلرک کے جلسے پر باضابطہ کارروائی شروع کر دی ہے چنانچہ سورتی مسجد کی جائداد وقف (جو یہاں کی سب سے بڑی موقوفہ جائداد ہے) کے متولی کو نوٹس دیا گیا تہا کہ آپ اپنا حساب کتاب پیش کرین۔ جس کے جواب میں انھوں نے مسٹر کاؤس جی مشہور بیرسٹر کو اپنا وکیل کر کے یہ نوٹس دیا ہے کہ ہم اس انجمن کو باضابطہ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں اپنا حساب کتاب پیش کریں۔ اسی طرح دیگر اوقاف کے متولیوں کو بھی نوٹس دئے گئے ہیں اور ان سے اسی قسم کے جواب موصول ہوئے ہین۔ بعض نوٹس لینے سے جان بچاتے پھرتے ہین۔ انجمن سرگرمی سے اپنے کام مین مشغول ہے۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے کہ شاہ جہان کا تخت طاؤس نادر شاہ ایران لے گیا مگر ٹائمز آف انڈیا لکھتا ہے کہ یہ تخت اب دولت علیہ کے قبضہ مین ہے۔ اور قسطنطنیہ مین موجود ہے۔

سلطانی حکم کے بموجب دمشق (شام) میں جو کارخانہ حجاز ریلوے کے متعلق قائم کیا گیا تہا۔ اب بہت وسیع کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ ریلوے سامان کے علاوہ اب اس میں مختلف اقسام کے جدید اسلحہ بھی تیار ہو سکین گے۔

سلطنت عثمانیہ مڈل اور ہائی اسکولوں کے قیام پر ہر سال پانچہزار پونڈ صرف کرتی تھی۔ سلطان المعظم کو ترقی و اشاعت تعلیم کا جس درجہ شغف ہے۔ اسکا اندازہ ایک اس خبر سے بھی ہوسکتا ہے کہ اب آیندہ سے دس ہزار پونڈ صرف کیا جاویگا۔

ترکی مصری کمیشن ابھی رافع میں مقیم ہے۔ ترکی کمشنر عقبہ سے رافع تک بخط مستقیم حد مقرر کرنے کے مخالف ہین۔

سلطان المعظم نے محمد پاشا چرکس کو مارشل کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ جو سلطان کے ممتاز ایڈیکانگ اور ایک اعلیٰ افسر ہیں۔

جنرل پرتو پاشا کی صدارت مین جو کمیشن آستانہ سے بغداد اور عراق روانہ ہوئی تھی۔ اس کی نسبت بعض انگریزی جرائد لکھتے ہیں کہ یہ کمیشن اپنی تحقیقات اور تفتیش کو صرف بغداد اور عراق عرب تک ہی محدود نہ رکھوگی بلکہ وہ ایک جرار فوج لے کر وسط عرب کو جائیگی اور اس طوائف الملوکی کا خاتمہ کر دے گی۔ جس کی بدولت آئے دن مسلمانوں میں باہمی خون ریزیاں ہوتی رہتی ہین۔

نہر زبیدہ۔ سلطان روم نے نہر زبیدہ کی مرمت کے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے اور خود دو ہزار اشرفی اس میں چندہ دیا ہے۔

ایران کی اصلاحات

شاہ ایران نے اعلان کیا ہے کہ مجمع واضع آئین و قوانین قائم کیا جائے گا۔ جس مین تمام گروہوں کے منتخب ممبر ہون گے۔

پناہ گزین سوا سے دو سو کے برٹش سفارتگاہ سے چلے گئے ہین۔ مولوی لوگ طہران کو واپس آرہے ہین۔

افسوس ہے کہ سرحد پار کے علاقہ دیرین پھر فساد برپا ہو رہے ہین۔ جن سے گورنمنٹ کے

فایدہ کو کچھ صدمہ پہنچنے کا اندیشہ نہین۔ لیکن روز بروز یہ بات عیان ہوتی جاتی ہے کہ موجودہ خان کا چھوٹا بھائی میاں گل ایک روز اسے امارت سے برطرف کرے گا۔

شیعہ سنی کا تنازعہ

فیض آباد کے مشہور شیعہ و سنی کے مقدمے میں جس نے ہین صوبجات کے مسلمانوں میں کسی قدر جوش پیدا کیا تہا۔ مسٹر یونس صاحب دوسرے جوڈیشل کمشنر نے ۱۴ جولائی کو فیصلہ صادر کیا اور مولوی مقبول احمد کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اور ۵۰۴ تعزیرات ہند ایک ہزار روپیہ کا جرمانہ بحال رکھا اور قرار دیا کہ عدالت ماتحت نے جو کچھ رائے قائم کی وہ صحیح تھی اور وہ مداخلت نہیں کرنی چاہتے۔ امید ہے کہ آیندہ ایسے رویہ سے اجتناب کیا جاوے گا کہ جو حد درجہ کی غلط فہمی پیدا کرنے والا ہے۔ آج کل احتیاط کی اس نازک زمانہ مین بہت ضرورت ہے۔ تخمینہ کیا جاتا ہے کہ شیعہ سنیوں کے مقدمہ مین درمیان تیس و چالیس ہزار روپیہ کے صرف ہوا۔ اور مہینوں فریقین کو پریشانی رہی۔ (ہندوستانی)

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	۱۰۰	۶۰	۲۵	۱۳	۵
½ صفحہ	۶۰	۳۵	۲۰	۱۰	۳
ایک کالم	۴۵	۲۵	۱۳	۵	۲½
½ کالم	۲۵	۱۳	۷	۳	۲
⅓ کالم	۲۰	۱۰	۵	۲	۱¾
¼ کالم	۱۳	۷	۴	۱¾	۱½
فی سطر	۸	۴½	۲½	۱	۲/

یہ اُجرت پہلے سے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے۔ اس مین زیادہ کوئی رعایت نہ ہوسکیگی بے فائدہ خط و کتابت سے طرفین کا حرج ہے۔

۲۔ اجرت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہیئے۔ مابعد کا کوئی حساب نہین۔

۳۔ اشتہار متواتر دئے جانے کی یہ اُجرت ہے درمیان میں چھوڑنے اور کبھی کبھی درج کرانے کے لئے زاید اُجرت چارج ہوگی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

جاپان اور اسلام اخبار انگلشمین لکھتا ہے قسطنطنیہ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ میکاڈو کی درخواست کے مطابق سلطان روم کی طرف سے ایک مشن جاپان کو جا رہا ہے ۔ میکاڈو نے سلطان کو اور دیگر یورپین طاقتوں کو اطلاع کی ہے کہ تحقیقات مذہب کے واسطے جو کمیٹی جاپان میں قائم کی گئی تھی اور جس کا کام بسبب جنگ کے سات سال تک ملتوی رہا تھا ۔ اس کمیٹی نے اپنی کارروائی پھر شروع کر دی ہے ۔ اس انجمن کا مقصد یہ ہے کہ تحقیقات کرے کہ دنیا میں سب سے عمدہ مذہب کونسا ہے تاکہ وہی مذہب جاپان میں اختیار کر لیا جاوے ۔ اس انجمن کا پہلا جلسہ ٹوکیو میں جون ۱۹۰۹ء کو ہوا ہوگا ۔ ترکی مشن کے دو کام ہوں گے ۔ ایک مذہبی اور دوسرا پولیٹیکل ۔ ... مشن ... بڑے ... ترک ہوں گے ... یہ بھی ... پایا جائے گا کہ ایک ترکی سفیر جاپان میں رہا کرے ۔ اور ایک جاپانی سفیر روم کے ملک میں رہا کرے ۔ ترکی مشن میں ایک صاحب مسٹر اے بی ٹامس ہیں ۔ جو قریباً پانچ سال سے اسلام قبول کر چکے ہیں اور ان کا اسلامی نام عبد الرحمٰن رکھا گیا تھا ۔ اس بزرگ نے نومسلم ہو کر اسلام کی بہت خدمت کی ہے اور وہ جاپان میں پہنچ چکے ہیں اور اپنا کام کر رہے ہیں ۔ یہ صاحب جاپانی مذہب کے تمام حالات سے اچھی طرح واقفیت پیدا کر چکے ہیں ۔ اور انہوں نے مذہب اسلام پر ایک مفید کتاب کا ترجمہ کیا ہے ۔ جو کہ سید عثمان علوی صاحب مفتی جاوا کی تصنیف ہے ۔ یہ کتاب کانگریس کے پیش کی جاوے گی ۔ ان کا یقین ہے کہ اسلام کا مذہب جاپانی خیالات کے واسطے بہت موزوں ہے ۔

اخبار نیوزی لینڈ ٹائمز کا نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ ... قوم کی عورتیں اپنی پہلی حالت میں بہت پاک دامن تھیں مگر جب سے عیسائی ہو گئی ہیں ۔ اخلاقی حالت

میں ان کے درمیان بہت ... تبدیلی ہو گئی ہے ۔

پادری گریپ ... صاحب فرماتے ہیں کہ عیسائی مذہب کا حال عجیب ہو رہا ہے ۔ ہفتے کے چھ دن روزانہ ۲۴ گھنٹے تو ہمارے بچوں کو مدرسوں اور کالجوں میں وہ تعلیم دی جاتی ہے جو سائنس اور عقل کے مطابق ہے ۔ اور ساتویں دن صرف ایک آدھ گھنٹہ کے واسطے گرجا کے اندر یہ سکھایا جاتا ہے کہ ایک انسان خدا تھا وہ پھانسی مل گیا اور ہم سب پھانسی سے چھوٹ گئے ۔ بتلاؤ اس آخری تعلیم کا اثر بچوں پر کیا ہو سکتا ہے ۔

ہمارے مخالفین نے کس طرح اپنے ہی حق میں کفر کا فتوےٰ دیا

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

(منقول از روانہ پیسہ اخبار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا ۔ میں نے اس کو سنا ہے ۔ مجھے تعجب ہے کہ کیوں کر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں ۔ تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتاء تیار کیا اور وہ استفتاء مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوےٰ دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں ۔ اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہئیے ۔ پھر بعد اس کے قریباً دو سو مہر تکفیر کی اس فتوے پر مولویوں کی لگائی گئیں ۔ یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے ۔ بلکہ یہود و نصاریٰ سے بھی زیادہ کافر ہیں ۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث صحیح میں آیا ہے ۔ کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے ۔ تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے ۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا ۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس بات کی سبقت نہیں ہوئی ۔ کہ یہ لوگ کافر ہیں ۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی ۔ اس کا فتوےٰ پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا ۔ ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا ۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اشتہار شائع کر دے ۔ کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا ۔ بلکہ وہ لوگ کافر ہیں ۔ جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا ۔ اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصل اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے ۔ پس جبکہ پنجاب ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا ۔ اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں ۔ تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ لیا جاوے وہ خود ... ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوے کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا ۔ تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیئے ۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوے کے مسلمان جانتا ہے ۔ تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے ۔ اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے ۔ پس یہ ہے اصلیت اس امر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے والسلام ۔

نقل دستخط میرزا غلام احمد صاحب

خاکسار میرزا غلام احمد

درخواست دعا میرے نہایت ہی پیارے محب اور عزیز بھائی میاں غلام حید صاحب ساکن راجیکے جو ایک مخلص احمدی اور نہایت ہی نیک اور بے شر آدمی ہیں تین چار ماہ سے بعارضہ بخار و کھانسی مبتلا ہیں ۔ ان کے لئے احباب عا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ شفا بخشے

الملتجی خاکسار غلام رسول راجیکے ضلع گجرات

الٰہی شہادت کی ایک شہادت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب لغات القرآن کے متعلق مفصلہ ذیل ریویو تحریر فرما کر جناب سید عبدالحی کو دیا ہے

لغات القرآن

یہ کتاب تالیف کردہ مولوی سید عبدالحی عرب بغدادی کی ہے جو کل لغات مشکلہ قرآن حمید کے لئے لکھی گئی ہے میں نے چند ورق اس کتاب کے دیکھے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ درحقیقت مولف نے اس کتاب کے لکھنے میں بہت محنت اور سعی خرچ کی ہے اور چونکہ مولف خود اہل زبان ہے، اور اس کی مادری زبان عربی ہے۔ اس لئے یہ کتاب اسکی جہانتک میرا خیال ہے ایسی غلطیوں سے محفوظ ہے جو غیر زبان والے سے سرزد ہوجاتی ہیں اور میری دانست میں وہ مفید کتاب ہے، اور قیمت بھی قلیل ہے۔ مرزا غلام احمد

قیمت ۸ر

کارخانہ تقائی نسل انسانی ہو ہو ہو

بے اولادوں کو اولاد کی خوشخبری

جن لوگوں کی اولاد نہیں یا حمل گر جاتا ہے یا مرے ہوئے بچے پیدا ہوتے ہیں یا صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں اور فرزند نرینہ سے محروم ہیں۔ ان کو ڈنکے کی چوٹ اطلاع دیجاتی ہے کہ ہم سے خط وکتابت کرکے علاج کراویں۔ خدا کے فضل سے اولاد نرینہ پیدا ہوگی اور اگر ہماری صداقت پر اعتبار نہ ہو تو پہلے اقرار نامہ اشٹامپ تحریر کر دیویں کہ بعد علاج اگر فرزند پیدا ہوا تو ہم اتنا نذرانہ ادا کریں گے ان کا علاج اندک خرچ دولے کر کیا جاویگا۔ اس اشتہار کو معمولی اشتہار تصور نہ فرماویں بلکہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں دھوم مچ گئی ہے اور اپنی صداقت کے سبب روز افزوں ترقی کر رہا ہے

المشتہر

محمد حسین طبیب احمد آبادی موجد کارخانہ تقائی نسل انسانی مقام بھیرہ ضلع شاہپور پنجاب محلہ معماراں

لوہے کے خراس آٹا پیسنے کی مشین یہ تمام ہندوستان میں چلتی ہے۔ آٹا فی گھنٹہ ۴۰ سیر پختہ پیس جاتا ہے وزن تخمیناً معہ ۲۵ سیر پختہ ہوتا ہے۔ قیمت درجہ اول فی من پختہ مبلغ معہ اور دوم مبلغ ہے مبلغ عـه بیعانہ آنے پر خراس وی پی کیا جاتا ہے۔ بیلنے کماد پیڑنے والے بھی تیار ہیں

مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور

کارخانہ بوٹ و گرگابی

کام مشین پر ہوتا ہے

ہم نے یہاں منصوری پہاڑ پر بوٹ و گرگابی بنانے کا کارخانہ کھولا ہے ہر قسم کے بوٹ اور گرگابیاں مطابق فرمائش کے اسی جگہ طیار ہو سکتی ہیں چمڑا عمدہ لگایا جاتا ہے کاریگر تجربہ کار ہیں اور کام نگرانی میں ہوتا ہے جو صاحب چاہیں اور جس قسم کا چاہیں حسب فرمائش طیار کرا سکتے ہیں

المشتہر

عبداللہ و عبدالرحمان کارخانہ بوٹ و گرگابی

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں دلچسپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں

مینجر۔ روزانہ اخبار عام

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور ہر روز باتصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول ہوتی ہیں اسی لئے تمام حلقوں میں نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت حکام کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر اب تک آپ نے دیکھا نہ ہو تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ کا پرچہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ہے پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے۔ درخواستوں کا پتہ۔ مینجر روزانہ پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط بیلنہ و خراس آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ بیلنہ و خراس آہنی بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب فرماویں

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب فرماؤ

کتاب	قیمت
نورالدین۔ مصنفہ حضرت مولوی نورالدین صاحب	۸ر
تفسیر سورہ جمعہ۔ " " "	۴ر
جنگ مقدس۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	۷ر
الذکر۔ مصنفہ شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم۔	۲ر
تشحیذ المومنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب	۴ر
اعلام الناس۔ " " "	۳ر
سوار السبیل۔ " " "	۱۰ر
کشف الالتباس۔ " " "	ر
القائم النائمین۔ " " "	ر
موعظہ حسنہ۔ " " "	ر
صیانۃ الناس۔ " " "	۱۰ر
سر الشہادتین۔ " " "	۱ر
الفرقان۔ " " "	۲ر
مباحثہ المکذبین۔ " " "	۱ر
مجمعہ ازالۃ الوسواس۔ " " "	۴ر
السر المکتوم۔ مصنفہ مولوی محمد اسماعیل صاحب	۵ر
اعجاز احمدی۔ " " "	۱ر
رویائے صالحہ۔ " " "	۴ر